ایک مغربی تہوار، جس کی ابتداء ان کے مذہبی نظریے سے ہوئی اور آہستہ آہستہ تفریح کی صورت اختیار کر گیا، جو آج اسکولز، کالجز وغیرہ میں ڈراؤنا لباس پہن کر، آگ جلا کر اور دیگر خرافات کے ساتھ منایا جاتا ہے، اس تہوار کے متعلق رسالہ بنام:

صِیَانَۃُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ خُرَافَۃِ ھَالُوْوِین

ہالووین منانے کا شرعی حکم

تصنیف:

ابو الفیضان مفتی عرفان احمد مدنی مد ظلہ العالی

پیش کش: مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پیشِ لفظ	3
2	ہالووین(Halloween)کا تعارف	6
3	ہالووین کے نظریات کارد	7
4	یہ تہوار منانا اور اس میں شرکت کرنا کیسا؟	8
5	اس تہوار کے ناجائز ہونے کی وجوہات	8
6	اس تہوار پر تحائف کے لین دین کا حکم	9
7	ہالووین کی حقیقت کے متعلق دلائل	10
8	فی زمانہ ہالووین مذہبی تہوار کے طور پر نہیں منایا جاتا	13
9	کفار کی روحیں گھومتی پھرتی رہتی ہیں؟	14
10	ماخذ و مراجع	28

Go To Index

پیشِ لفظ:

الحمد للہ رب العلمین والعاقبة للمتقین

والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

امابعد! فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور انہیں مختلف قبیلوں، اقوام اور اُمّتوں میں تقسیم فرمایا اور ان کی رشد و ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً انبیائے کرام علیھم السلام کو مبعوث فرمایا اور سب سے آخر میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اپنا محبوب بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ پر سلسلۂ نبوت کو ختم فرمایا اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو سب اُمتوں پر فضیلت عطا فرمائی اور انہیں سب ادیان سے اعلیٰ دین، دینِ اسلام عطا فرمایا، جس میں زندگی کے ہر پہلو سے متعلق رہنمائی موجود ہے، چاہے وہ عبادات ہوں یا معاملات، خوشی یا غمی کے مواقع پر ہونے والی رسومات یا تہوار، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر گوشے میں کس طرح اللہ کی رضا کے مطابق چلنا ہے، اس کا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اسلامی تہذیب کی بنیاد رکھی، بلکہ جاہلی رسوم و رواج اور غیر اسلامی تہواروں سے بھی سختی سے منع فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو غیر مسلموں کے تہواروں کے مقابلے میں مسلمانوں کو دو عظیم تہوار عطا کیے۔

(1) عید الفطر: جو رمضان المبارک کے اختتام پر اللہ کی عبادت، صبر اور تقویٰ کے انعام کے طور پر منائی جاتی ہے۔

(2) عید الاضحیٰ: جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت، ایثار و قربانی کی یاد میں منائی جاتی

ہے۔

یہ دونوں عیدیں روحانی، معاشرتی اور اخلاقی پیغام رکھتی ہیں، جن میں نہ فحاشی ہے، نہ شرک، نہ بے مقصد خوشی، اور نہ ہی کسی غیر اسلامی عقیدے کی آمیزش۔

اس کے برعکس، موجودہ دور میں مسلمان مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر ایسے بہت سے غیر اسلامی، بلکہ باطل نظریات پر مشتمل تہواروں میں شریک ہونے لگے ہیں جن کا نہ تو اسلام سے کوئی تعلق ہے، اور نہ ہی ان میں کوئی خیر یا روحانیت۔

اسی کے پیشِ نظر ہمیں ایک سوال موصول ہوا کہ: "ہالووین (Halloween) منانے کا شرعی حکم کیا ہے؟ ہمارے ہاں اس تہوار کو اب اسکولز اور کالجز کی سطح پر بھی منایا جانے لگا ہے، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایسے تہواروں میں شرکت کی کیا حیثیت ہے؟"

تو اس سوال کے جواب میں مختصر مگر ایک جامع رسالہ مرتب کیا گیا، جس میں اس تہوار کی حقیقت اور اس کے غیر اسلامی ہونے کے ساتھ ساتھ درج ذیل چیزوں کو بھی بیان کیا گیا ہے:

- ہالووین (Halloween) کا تعارف
- ہالووین کے متعلق پائے جانے والے نظریات
- ہالووین کے باطل نظریات کا رد
- یہ تہوار منانے اور اس میں شرکت کی شرعی حیثیت
- اس تہوار کے ناجائز ہونے کی وجوہات
- اس تہوار پر تحائف کے لین دین کا حکم

مزید اس رسالے میں وضاحت کے ساتھ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ہالووین کا اسلام سے

دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک خالصتاً غیر اسلامی اور باطل نظریات پر مبنی تہوار ہے، جس میں شرکت کرنا یا اس کی پیروی کرنا مسلمان کے لیے جائز نہیں۔ مسلمان کو نہ صرف اپنے عقائد و ایمانی بنیادوں کی حفاظت کرنی چاہیے بلکہ اپنی تہذیب، ثقافت اور دینی تشخص کو بھی ہر حال میں محفوظ رکھنا چاہیے۔ یہ ایک عظیم ذمہ داری ہے جس میں کوتاہی ایمان اور عمل دونوں کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ایسے تمام تہواروں سے مکمل اجتناب کرے جو غیر اسلامی روایات اور باطل نظریات سے جڑے ہوں، اور اپنی خوشی و مسرت کو صرف ان اسلامی تہواروں تک محدود رکھے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائے ہیں۔

اللہ رب العزت ہمیں فکری غلامی سے محفوظ رکھے، باطل تہذیبوں کے اثرات سے بچائے اور ہمیں اسلام کے صحیح فہم اور شعور کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

ابو الفیضان عرفان احمد مدنی

(دار الافتاء اہلسنت (فیصل آباد)

08شعبان المعظم1446ھ/07فروری2025ء

ہالووین منانے کا شرعی حکم

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہالووین(Halloween)منانے کا شرعی حکم کیاہے؟ ہمارے ہاں اس تہوار کو اب سکولز اور کالجز کی سطح پر بھی منایا جانے لگاہے،اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایسے تہواروں میں شرکت کی کیاحیثیت ہے؟اور ان تہواروں پر تحائف کا لین دین کرنا شرعاً کیساہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مسلمانوں کے لیے ہالووین(Halloween)جیسے شیطانی عقائد،غیر اسلامی نظریات اور خرافات پر مشتمل تہوار منانا اوراس میں شرکت کرنا ناجائز و حرام،گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

تفصیلی جواب:

اس کے تفصیلی جواب میں درج ذیل پہلوؤں پر کلام ہو گا:

(1)ہالووین(Halloween)کا تعارف

(2)ہالووین کے نظریات کا رد

(3)یہ تہوار منانا اوراس میں شرکت کرنا کیسا؟

(4)اس تہوار کے ناجائز ہونے کی وجوہات

(5)اس تہوار پر تحائف کے لین دین کا حکم

(1)ہالووین(Halloween)کا تعارف:

ہالووین(Halloween)ایک مغربی تہوار ہے،جس کی ابتدا اُن کے ایک مذہبی

نظریے کے تحت ہوئی،وہ نظریہ اُن کا یہ ہے کہ اس تہوار کے وقت میں پچھلے سال کی تمام روحیں اگلی دنیا میں منتقل ہوتی ہیں اور ایسے وقت میں ان کو شدت سے محسوس بھی کیا جاسکتا ہے،مزید یہ کہ اس وقت میں دوسرے مذہب کے دیوتا،جن کی یہ لوگ عبادت نہیں کرتے،وہ اِن کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں،اس لیے خود کو اس نقصان سے بچانے کے لیے یہ لوگ اپنا چہرہ بگاڑ کر اپنی شناخت چھپالیتے ہیں اور آگ جلا کر ان کے شر سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے،اسی کے پیشِ نظر وہ لوگ خود کو مختلف طرح کے ڈراؤنے ملبوسات(Scary Costumes)میں چھپا کر اور آگ جلا کر یہ تصور کرتے ہیں کہ اِن عجیب و غریب اور شیطانی ملبوسات کے ذریعے خود کو اِن بد روحوں کے نقصان سے محفوظ کرلیں گے،پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اِس تہوار نے ایک تفریحی شکل بھی اختیار کرلی اور فی زمانہ ہالووین(Halloween)مذہبی تہوار نہیں رہا،اب یہ ایک تفریح کے طور پر منایا جاتا ہے، جیساکہ بعض اسلامی ممالک (Islamic countries)میں بھی ایسا ہونے لگ گیا ہے۔

(2)ہالووین کے نظریات کارد:

ہالووین منانے کا جو یہ نظریہ ہے کہ روحیں زمین پر گھومتی ہیں۔ان کو بھگانے کے لیے آگ جلاتے اور ملبوسات پہنتے ہیں،یہ سب توہمات اور باطل نظریات پر مشتمل باتیں ہیں،ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں،کیونکہ کفار اور بد روحوں کے متعلق اسلامی نظریہ یہ ہے کہ کفار کی خبیث روحوں کے مقام مقرر ہیں،جہاں وہ قید میں بند ہوتی ہیں،بعض کی اُن کے مرگھٹ (مردے جلانے کی جگہ)یا قبر پر رہتی ہیں،لہٰذا وہ نہ تو آزاد گھومتی ہیں اور نہ ہی کوئی بری روح یوں نقصان پہنچاتی ہے۔

(3) یہ تہوار منانا اور اس میں شرکت کرنا کیسا؟

مسلمانوں کے لیے ہالووین (Halloween) جیسے شیطانی عقائد، غیر اسلامی نظریات اور خرافات پر مشتمل تہوار منانا اور اس میں شرکت کرنا، ناجائز و گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، کیونکہ یہ ایک غیر شرعی اور لغو و فضولیات پر مشتمل تہوار ہے اور ایمان والوں کی شان یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ وہ جب ایسے غیر شرعی اور لغو کاموں کے پاس سے گزرتے ہیں، تو اپنی عزتیں بچا کر گزر جاتے ہیں اور ایسے کاموں میں شریک نہیں ہوتے، لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرتے ہوئے ایسے موقع پر اپنی عزت و وقار کی پاسداری کریں اور اس میں شرکت کے گناہ کے ارتکاب سے بچیں۔

(4) اس تہوار کے ناجائز ہونے کی وجوہات:

(۱) فساق و فجار سے مشابہت:

ہالووین منانا، غیر شرعی امور کے ارتکاب کے ذریعے فساق و فجار اور کفار کے تہوار میں شرکت کر کے اُن سے مشابہت اختیار کرنا ہے، جبکہ احادیثِ طیبہ میں اغیار سے مشابہت اختیار کرنے کی سخت مذمت بیان ہوئی ہے۔

(۲) فساق و فجار کے مجمع کو بڑھانا:

اِس تہوار میں شرکت کرنا دراصل فساق و فجار اور کفار کی تعداد کو بڑھانا ہے، جبکہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مبارک ہے: جو کسی قوم کے مجمع کو بڑھائے، وہ انہی میں سے ہے۔

(۳)ہالووین میک اپ(Halloween Makeup)کر کے مُثلہ کرنا:

ہالووین میک اپ کہ جس میں عجیب وغریب اور خوفناک صورتیں بنا کر چہرہ بگاڑا جاتا ہے، یہ شرعی نقطہ نگاہ سے مُثلہ اور تغییرلخلق اللہ کا سبب ہے اور قرآن وحدیث میں مُثلہ یعنی چہرہ بگاڑنے سے منع کیا گیا ہے۔

(۴)لوگوں کو ڈرا کر اذیت دینا:

فی زمانہ ہالووین کے موقع پر مختلف ڈراؤنے ملبوسات اور خوفناک ماسکس(Scary Masks)اور میک اپ استعمال کرکے لوگوں اور خاص طور پر بچوں کو خوف وہراس کی اذیت میں مبتلا کیا جاتا ہے، جبکہ شریعتِ مطہرہ میں بطورِ مذاق بھی کسی کو ڈرانے کی اجازت نہیں۔

(5)اس تہوار پر تحائف کے لین دین کا حکم:

اس تہوار کے موقع پر اس تہوار سے منسوب تحفے تحائف کا لین دین ہر گز نہ کیا جائے کہ

* اس تہوار کی بنیاد چونکہ غیر اسلامی اور باطل نظریات پر ہے، تو اس موقع پر تحائف کے لین دین کرنے میں ایک اعتبار سے غیر شرعی نظریے کی ترویج واشاعت اور حوصلہ افزائی کا پہلو بھی پایا جاتا ہے، جبکہ اسلام اپنے چاہنے والوں سے ایسی خرافات کو ختم کرنے اور ان کی حوصلہ شکنی کا مطالبہ کرتا ہے اور برائی کو ختم کرنے کی ترغیب دیتا ہے، لہذا ایسے تہواروں کے موقع پر تحائف کا لین دین بھی ہر گز نہ کیا جائے۔

* تحائف کا لین دین کرنا محبت ومودت کا سبب ہوتا ہے اور اللہ تبارک تعالیٰ نے کفار سے دلی دوستی اور محبت ومودّت سے منع فرمایا ہے۔

ہالووین منانے کا شرعی حکم

*اور ایسے مواقع پر تحائف کا لین دین کرنا دینی معاملات میں مداہنت (اپنی دنیا کی خاطر دین کے احکام میں خلافِ شرع نرمی برتنا جیسے لالچ کی وجہ سے یا کسی کے مرتبے کی رعایت کرتے ہوئے اسے برائی سے منع نہ کرنا یا منع کرنے پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں اس کی برائی کو دل میں برا نہ جاننے وغیرہ) کا سبب بھی بنتا ہے اور شریعت مطہرہ نے اسے ناجائز و گناہ قرار دیا ہے۔

لہٰذا اس تہوار پر مسلمانوں کو کفار و فساق سے تحائف کا لین دین کرنے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

بالترتیب جزئیات ذکر کیے جاتے ہیں

ہالوین کی حقیقت کے متعلق "Encyclopedia of American Folklore" میں ہے:

Halloween/All Hallows' Eve Although far from a national holiday, Halloween is one of the most pervasively and extravagantly celebrated annual holidays in the United States.

The origins of Halloween are probably in the Celtic Day of the Dead or festival of Sam-Hain, an occasion that marks summer's end and the arrival of a new pagan year. Folk belief suggested that all who had died in the previous year entered the next world at this time. Their spirits could be sensed more keenly because of the special importance of this occasion. By tradition,

this is a time when mortals are most capable of glimpsing the spirit world. At this time, the pagan gods are believed to respond by playing tricks and making mischief. Humans, in turn, try to hide or shield themselves from such influences. Therefore, Halloween is integrally related to the prospect of contact with spiritual forces, many of which threaten or frighten. Mortals responded to this fear by such means as concealing themselves, attempting to appease such spirits, or trying to deflect harm through such practices as lighting bonfires.

ترجمہ: ہالووین، اگرچہ قومی تعطیل نہیں ہے، لیکن یہ ریاست متحدہ (امریکہ) میں سب سے زیادہ وسیع اور بڑے پیمانے پر منایا جانے والا سالانہ تہوار ہے۔ ہالووین کی اصل شاید سیلٹک ڈے آف دی ڈیڈ یا سامہین (Sam-Hain) کے تہوار میں ہے، جو موسم گرما کے اختتام اور ایک نئے غیر مذہبی سال کی آمد کی نشاندہی کرتا ہے۔ لوگ عقیدے (روایتی عقائد و رسوم) کے مطابق پچھلے سال مرنے والے تمام لوگ اس وقت اگلی دنیا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس موقع کی خاص اہمیت کی وجہ سے ان کی روحوں کو زیادہ شدت سے محسوس کیا جا سکتا تھا۔ روایت کے مطابق، یہ وہ وقت ہے جب انسان، روح کی دنیا کی جھلک دیکھنے کے سب سے زیادہ قابل ہوتے ہیں۔ اس وقت، غیر مذہبی دیوتاؤں کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ چالیں چلتے اور شرارتیں کرتے ہیں۔ جس کے بدلے میں انسان خود کو ان کے اثرات سے چھپانے یا محفوظ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی لیے

ہالووین مکمل طور پر اُن روحانی قوتوں کے ساتھ تعلق کے امکان سے متعلق ہے، جن میں سے بہت سی دھمکی آمیز یا خوفناک ہیں۔ انسانوں نے اس خوف کا مقابلہ کرنے کے لیے خود کو چھپانے، ان روحوں کو خوش کرنے کی کوشش کرنے یا آگ جلانے جیسے طریقوں کے ذریعے نقصان کو دور کرنے کی کوشش کی۔[1]

اسی طرح ہالووین کے تاریخی پس منظر کے متعلق ایک اور کتاب میں ہے:

Halloween started from the ancient Celtic festival Sam-Hain, which was celebrated about 2,000 years ago in what is now Ireland and the UK. During Sam-Hain, people believed that on October 31st, the boundary between the living and the dead would disappear, and spirits would roam the earth. To drive away these spirits, they would light fires and wear costumes. As Christianity spread, it influenced the festival, and Pope Gregory III established All Saints' Day (also known as All Hallows' Day) on November 1st in the 8th century, which led to the term All Hallows' Eve, later shortened to Halloween. Over time, new traditions were added to Halloween, such as children wearing scary masks and going door-to-door for candy, and carving scary

---

1...(Encyclopedia of American Folklore, page 187, Facts on Files)

faces into pumpkins, which became especially popular in America. These traditions have roots in both Celtic rituals and Christian beliefs, and today, they have become a part of Western culture, making up modern Halloween.

ترجمہ: ہالووین کی ابتدا قدیم سیلٹک تہوار سامہین سے ہوتی ہے، جو تقریباً 2000 سال پہلے موجودہ آئرلینڈ اور برطانیہ میں منایا جاتا تھا۔ سامہین کے دوران، لوگوں کا عقیدہ تھا کہ 31 اکتوبر کو زندہ اور مردہ کے درمیان حدمٹ جاتی ہے، اور روحیں زمین پر گھومتی ہیں۔ ان روحوں کو بھگانے کے لیے، وہ آگ جلاتے اور ملبوسات پہنتے تھے۔ جب عیسائیت پھیلی تو اس تہوار پر اثر پڑا، اور پوپ گریگوری سوم نے 8ویں صدی میں آل سینٹس ڈے (جسے آل ہیلوز ڈے بھی کہا جاتا ہے) 1 نومبر کو مقرر کیا، جس سے آل ہیلوز ایو کی اصطلاح وجود میں آئی، جو بعد میں ہالووین بن گئی۔ وقت کے ساتھ ساتھ، ہالووین میں نئی روایات شامل ہوئیں، جیسا کہ بچے ڈراؤنے ماسک پہن کر گھر گھر جا کر مٹھائیاں مانگتے ہیں، اور کدو پر ڈراؤنی شکلیں تراشنا، جو خاص طور پر امریکہ میں مقبول ہوئیں۔ ان روایات کی جڑیں سیلٹک رسومات اور عیسائی عقائد میں پائی جاتی ہیں، اور آج یہ مغربی تہذیب میں ایک کلچر کی حیثیت اختیار کر کے آج کا جدید ہالووین بناتی ہیں۔[1]

فی زمانہ ہالووین کو مذہبی تہوار کے طور پر نہیں منایا جاتا، جیسا کہ ہالووین پر لکھی گئی ایک مفصل کتاب میں ہے:

The American Halloween became a Cultural celebration

---

1 ...(Reference, "The Halloween Encyclopedia" by Lisa Morton)

rather than a religious one.

یعنی امریکی ہالووین مذہبیت کی بجائے روایتی جشن اور تفریح کی شکل اختیار کر چکا ہے۔[1]

یونہی سوشل ذرائع کی ایک مشہور ویب سائٹ پر موجود ہے:

Today, Halloween is not generally associated with any particular religion or tradition and is commonly viewed as a secular community holiday, primarily focused on the young, and a boon for businesses offering candy and decorations as well as the entertainment industry which releases films, TV specials.

یعنی: آج کے زمانے میں ہالووین عام طور پر کسی خاص مذہب یا روایت سے منسلک نہیں ہے اور اسے عام طور پر سیکولر کمیونٹی کی چھٹی کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو بنیادی طور پر نوجوانوں پر مرکوز ہے اور کینڈی اور سجاوٹ پیش کرنے والے کاروبار کے ساتھ ساتھ تفریحی صنعت کے لیے ایک اعزاز ہے۔ جو فلمیں، ٹی وی خصوصی طور پر ریلیز کرتی ہے۔[2]

کفار کی روحیں اور بدروحیں قید ہوتی ہیں، انہیں گھومنے پھرنے کی آزادی نہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”یقیناً بے شک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے۔“[3]

1...(Reference, Halloween , Page 33 , publisher Llewellyn Publications , USA)

2...(https://www.worldhistory.org/article/1456/history-of-halloween/#:~:text=Halloween%20is%20among%20the,and%20the%20dead.%20The)

3...(پارہ30، سورۃ المطففین، آیت8)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت مفسرِ قرآن قاضی ثناء اللہ پانی پتی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:"وجه تسمية ذلک الموضع بالسجين ان هناک يحبس أرواح الكفارأجمعين وذلک الموضع هو الأرض السابعة اوتحت الأرض السابعة اخرج ابن مندة والطبراني وابو الشيخ عن حمزة بن حبيب مرسلا قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أرواح المؤمنين فقال فى طير خضر تسرح فى الجنة حيث شاءت قالوا يا رسول الله!وأرواح الكفار قال:محبوسة فى سجين،وروى ابن المبارک والحكيم الترمذي وابن ابى الدنيا وابن مندة عن سعيد بن المسيب عن سلمان قال نفس الكافر فى سجين،قال البغوي قال عبد الله بن عمر وقتادة ومجاهد والضحاک سجين هى الأرض السابعة السفلى فيها أرواح الكفار وقلت كذا اخرج ابن ابى الدنيا عن عبد الله بن عمر روى البغوي بسنده عن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سجين أسفل سبع ارضين وعلّيون فى السماء السابعة تحت العرش وقد ورد فى حديث طويل عن البراء بن عازب مرفوعا فى ذكر موت المؤمنين وموت الكفار فذكر فى الكفار انه لا يفتح لهم أبواب السماء فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه فى سجين فى الأرض السفلى فتطرح روحه طرحا "ترجمہ:اس جگہ کو سجین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں تمام کفار کی ارواح کو قید کیا جاتا ہے اور یہ جگہ (سجین)ساتویں زمین ہے یا ساتویں زمین سے نیچے ہے،چنانچہ ابن مندہ ،امام طبرانی اورابو الشیخ رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام نے حمزہ بن حبیب سے مرسلاً روایت کیا ،فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مومنوں کی ارواح کے متعلق سوال کیا گیا،توارشاد فرمایا:(مومنوں کی ارواح)سبز پرندوں میں ہوتی ہیں،جو جنت میں جہاں چاہیں گھومتے

ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اور کفار کی ارواح (کہاں ہوتی ہیں)؟ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: مقامِ سجین میں قید ہوتی ہیں۔ ابن مبارک، حکیم ترمذی، ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے سعید بن مسیب اورانہوں نے حضرتِ سلمان سے روایت کیا، فرماتے ہیں: کافر کی روح مقامِ سجین میں ہوتی ہے۔ امام بغوی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر، حضرتِ قتادہ، امام مجاہد اورامام ضحاک رَحِمَہُمُ اللہ السَّلَام نے فرمایا: سجین ساتویں زمین ہے، جس میں سب سے نیچے کفار کی ارواح ہوتی ہیں۔ اور میں کہتا ہوں کہ یونہی ابن ابی الدنیا نے عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کیا، جس کو امام بغوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: سجین ساتوں زمینوں کے نیچے کا حصہ ہے اور علیّون عرش کے نیچے ساتویں آسمان میں ہے اور مومنوں اور کفار کی موت کے متعلق ایک طویل حدیث میں حضرت براء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً مروی ہے (جس میں) کفار کے متعلق یوں ذکر کیا کہ اُن کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے، پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے: اس کی کتاب سب سے نچلی زمین میں موجود سجین میں لکھ دو، پھر اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے۔[1]

مصنف عبد الرزاق میں حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”وتحسر روحه في سجين“ ترجمہ: اور کافر کی روح سجین میں قید ہوتی ہے۔[2]

1...(التفسیر المظھری، جلد10، صفحہ220، مطبوعہ کوئٹہ)

2...(مصنف عبدالرزاق، جلد4، صفحہ284، مطبوعہ دار التأصیل)

اِسی طرح امام عبد اللہ بن مبارک مَرۡوَزِی رَحۡمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیۡہ (سال وفات:181ھ) کی کتاب "الزھد والرقائق" میں بھی مذکور ہے۔[1]

اِسی کو امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے فتاوی رضویہ میں بھی نقل کیا۔

اور بہارِ شریعت میں ہے:"کافروں کی خبیث روحوں کے بھی مقام مقرر ہیں، وہ آزاد نہیں گھومتیں، بلکہ بعض کی اُن کے مرگھٹ (مردے جلانے کی جگہ) یا قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہِ برہوت میں کہ یمن میں ایک نالہ (یعنی وادی) ہے، بعض کی پہلی، دوسری، ساتویں زمین تک، بعض کی اُس کے بھی نیچے سجین میں اور وہ کہیں بھی ہو، جو اُس کی قبر یا مرگھٹ پر گزرے اُسے دیکھتے، پہچانتے، بات سنتے ہیں، مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں، کہ قید ہیں۔ یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تناسخ اور آواگون کہتے ہیں، محض باطل اور اس کا ماننا کفر ہے۔"[2]

ایمان والے لوگ، کفار کی عیدوں (خاص ایام) اور ایسے لغو کاموں میں شریک نہیں ہوتے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿وَ الَّذِیۡنَ لَا یَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا كِرَامًا﴾ ترجمہ کنز العرفان:"اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ بات کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنی عزت سنبھالتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔"[3]

﴿وَ الَّذِیۡنَ لَا یَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ﴾ کے تحت تفسیر در منثور میں ہے:"عن ابن عباس في قوله

1...(کتاب الزھد، باب ماجاء فی التوکل، صفحہ144، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

2...(بہار شریعت، جلد1، حصہ1، صفحہ103، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

3...(القرآن، پارہ19، سورۃ الفرقان، آیت72)

﴿وَ الَّذِیۡنَ لَا یَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ﴾قال: أعياد المشركين "ترجمہ:﴿وَ الَّذِیۡنَ لَا یَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ﴾ کے متعلق حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنۡھما فرماتے ہیں کہ یعنی وہ مشرکین کی عیدوں میں شریک نہیں ہوتے۔[1]

﴿اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ﴾ کے تحت تفسیر نسفی میں ہے: ﴿اِذَا مَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ﴾ بالفحش و كل ما ينبغي أن يلغى ويطرح والمعنى وإذا مروا بأهل اللغو والمشتغلين به﴿مَرُّوۡا کِرَامًا﴾معرضين مكرمين أنفسهم عن التلوث به كقوله وإذا سمعوا اللغو عرضوا عنه "ترجمہ: اور جب وہ لغو کے پاس سے گزرتے ہیں یعنی فحش چیز اور ہر وہ چیز کہ جسے چھوڑ اور پھینک دیا جانا چاہیے، مطلب یہ ہے کہ جب وہ اہلِ لغو اور لغو میں مشغول لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں، تو عزت سنبھالتے ہوئے گزرتے ہیں یعنی ان سے اِعراض کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو اس میں ملوث کرنے سے بچاتے ہوئے گزرتے ہیں، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ جب وہ لغوبات سنتے، تو اعراض کرتے ہیں۔[2]

کفار اور فساق و فجار کے تہوار میں شرکت اور ان کی صحبت اختیار کرنے سے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے﴿وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّكَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّكۡرٰى مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: "اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔"[3]

مذکورہ بالا آیت کے تحت علامہ ملّا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات:1130ھ/1718ء) لکھتے ہیں: "وان القوم الظالمين يعم المبتدع والفاسق والكافر، والقعود مع كلهم ممتنع" ترجمہ: **آیت میں موجود لفظ﴿الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ﴾ بدعتی، فاسق اور کافر سب کو شامل ہے اور**

1...(تفسیر درمنثور، جلد6، صفحہ282، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

2...(تفسیر النسفی، جلد2، صفحہ551، مطبوعہ دارالکلم الطیب، بیروت)

3...(القرآن الکریم، پارہ7، سورۃ الانعام، آیت68)

ان تمام کے ساتھ بیٹھنا منع ہے۔[(1)]

فتاوی رضویہ میں ہے:”جو بات کفار یا بد مذہبان اشرار یا فساق وفجار کا شعار ہو بغیر کسی حاجت صحیحہ شرعیہ کے برغبت نفس اس کا اختیار ممنوع و ناجائز و گناہ ہے، اگرچہ وہ ایک ہی چیز ہو کہ اس سے اس وجہِ خاص میں ضرور اُن سے تشبہ ہو گا اِسی قدر منع کو کافی ہے، اگرچہ دیگر وجوہ سے تشبہ نہ ہو، اس کی نظیر گلاب اور پیشاب ہیں۔ شیشہ بھرا ہوا گلاب اور اس میں ایک قطرہ پیشاب ہے، تو وہ ناپاک وخراب ہے، نہ کہ پورا شیشہ پیشاب ہو جبھی نجس وخراب ہو۔“[(2)]

کفار سے مشابہت کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے:”عن عبد اللہ بن عمرو، قال: من بنی ببلاد الأعاجم وصنع نيروزهم ومهرجانهم وتشبه بهم حتى يموت وهو كذلك حشر معهم يوم القيامة“ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جو شخص عجمیوں (کفار) کی زمینوں پر گھر بنائے اور پھر اُن کے (تہوار) نیروز اور مہرجان میں شرکت کرے اور اُن سے مشابہت اختیار کرے، یہاں تک کہ اِسی حالت پر مَر جائے، تو بروزِ قیامت اُس کا حشر اُنہی (کفار) کے ساتھ ہو گا۔[(3)]

کسی قوم سے مشابہت اختیار کرنے کے متعلق حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما سے مروی ہے:”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من تشبه بقوم فهو منهم“ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی، وہ اسی قوم میں سے ہے۔[(4)]

1…(تفسیراتِ احمدیہ، سورہ انعام، تحت الایۃ 68، صفحہ 388، مطبوعہ کوئٹہ)

2…(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 536، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

3…(سنن کبری للبیھقی، جلد 9، صفحہ 392، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

4…(ابو داؤد، جلد 4، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، صفحہ 44، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت فیض القدیر شرح جامع الصغیر میں ہے:"(من تشبہ بقوم)

أي تزيا في ظاهره بزيهم وفي تعرفه بفعلهم وفي تخلقه بخلقهم وسار بسيرتهم وهديهم في ملبسهم وبعض أفعالهم۔۔۔(فهو منهم)"**ترجمہ:** جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی یعنی ان کی ظاہری ہیئت کی طرح شکل و صورت اختیار کی اور ان کے اعمال کو اپنایا ہو یا ان کے اخلاق کو اختیار کیا ہو، پہناوے اور ان کے بعض افعال میں ان کی راہ و رہنمائی پر چلا ہو۔۔۔تو (ایسا شخص) انہی میں سے ہے۔[1]

کفار اور فساق کے تہوار میں شرکت کرنا، ان کے مجمع کو بڑھانا ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے:" من كثر سواد قوم فهو منهم، ومن رضي عمل قوم كان شريكا في عمله "**ترجمہ:** جو کسی قوم کے وُجود میں اضافہ کرے، وہ اسی میں سے ہے اور جو کسی قوم کے عمل سے راضی ہو، تو وہ بھی اس عمل میں شریک ہے۔[2]

اسی طرح کی ایک حدیثِ پاک کے تحت فیض القدیر شرح جامع الصغیر میں ہے:" من كثر سواد قوم بأن ساكنهم وعاشرهم وناصرهم فهو منهم وإن لم يكن من قبيلتهم أو بلدهم"

ترجمہ: جو کسی قوم کے وُجود میں اضافہ کرے، اس طرح کہ ان کے ساتھ رہن سہن کرے اور ان کی مدد کرے، تو وہ حکم میں اُنہی کے مثل ہے، اگرچہ وہ ان کے قبیلے اور شہر سے نہ ہو۔[3]

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے کے متعلق قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِؕ-وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ

1...(فیض القدیر شرح جامع الصغیر، جلد6، صفحہ104، مطبوعہ المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر)
2...(کنز العمال، جلد9، صفحہ22، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)
3...(فیض القدیر، جلد6، صفحہ156، مطبوعہ مصر)

وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا﴾ترجمہ کنز العرفان:’’اور میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دِلاؤں گا، تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے، تو وہ کھلے نقصان میں جاپڑا۔(1)

مُفَسِّرِ قرآن شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ’’شیطان نے ایک بات یہ کہی کہ وہ لوگوں کو حکم دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ضرور بدلیں گے۔ یادرہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلافِ شرع تبدیلیاں حرام ہیں۔ احادیث میں اس کی کافی تفصیل موجود ہے۔‘‘(2)

صحیح مسلم میں ہے: ’’لعن اللہ الواشمات والمستوشمات و النامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ تعالیٰ‘‘ترجمہ: گودنے والیوں، گُدوانے والیوں، چہرے کے بال نوچنے والیوں، نُچوانے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلنے والیوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔(3)

مُثلہ کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: ’’کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ---ینھانا عن المثلة‘‘ ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں مُثلہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔(4)

1...(پارہ4، سورہ نساء، آیت 119)
2...(تفسیر صراط الجنان، جلد2، صفحہ 312، 313، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)
3...(الصحیح لمسلم، کتاب اللباس والزینہ، جلد2، صفحہ 205، مطبوعہ کراچی)
4...(ابوداؤد، جلد3، کتاب الجهاد، صفحہ 6، مطبوعہ المطبعۃ الانصاریۃ، ھند)

مُثلہ کی تفصیل کے متعلق بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:”(المثلة) بضم الميم ما يتمثل منه في تبديل خلقه وبتغير هيئته، سواء كان بقطع عضو أو تسويد وجه وتغيره۔۔۔وقال تاج الشريعة: المثلة ما يتمثل فيه في القبح“ترجمہ: مُثلہ میم کے پیش کے ساتھ ہے، جو کسی کی فطرت کو تبدیل کرنے اور اس کی شکل کو تبدیل کرنے کی صورت میں کیا جاتا ہے، چاہے عضو کاٹنے کے ذریعے ہو یا **چہرہ سیاہ کرنے اور اسے تبدیل کرنے کی صورت میں ہو**۔۔۔ اور تاج الشریعہ نے فرمایا کہ مُثلہ وہ ہے، جو بد نمائی کی صورت میں کیا جاتا ہے۔(1)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں:”منہ کیچڑ سے سانا صورت بگاڑنا ہے اور صورت بگاڑنا مُثلہ اور مُثلہ حرام ہے، یہاں تک کہ جہاد میں حربی کافروں کو بھی مُثلہ کرنا صحیح حدیث میں منع فرمایا، جن کے قتل کا حکم فرمایا اُن کے بھی مثلہ کی اجازت نہیں دی۔ **افسوس اُن مسلمانوں پر کہ باہم کھیل میں ایک دوسرے کے منہ پر کیچڑ تھوپتے ہیں یا ہنسی سے کسی کے سوتے میں اس کے منہ پر سیاہی لگاتے ہیں، یہ سب حرام ہے اور اس سے پرہیز فرض۔**“(2)

کسی کو ڈرانے کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے:”عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، قال: حدثنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم، أنهم كانوا يسيرون مع النبي صلى الله عليه وسلم، فنام رجل منهم، فانطلق بعضهم إلى حبل معه فأخذه، ففزع، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يحل لمسلم أن يروع مسلما“ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ہمیں اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

1...(البناية شرح هداية، جلد1، صفحه 527، مطبوعه دار الكتب العلمية، بيروت)

2...(فتاوی رضویہ، جلد3، صفحہ 667، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اوران میں سے ایک آدمی سو گیا اور ان میں سے بعض لوگ اُس (سونے والے شخص) کے پاس موجود رسی کی طرف گئے اور رسی اُٹھالی، تو وہ ڈر گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ کسی مسلمان کو خوف میں مبتلا کرے۔**(1)

شمس الائمہ، امام سَرَخْسِی رَحمَۃُ اللہ تَعالیٰ عَلَیْہِ(سالِ وفات:483ھ/1090ء)لکھتے ہیں:”لا یحل من تخویف المسلم“ترجمہ:مسلمان کو خوف میں مبتلا کرنا حلال نہیں۔(2)

اس تہوار کی بنیاد چونکہ غیر اسلامی اور باطل نظریات پر ہے، لہٰذا اس موقع پر تحائف کے لین دین میں ایک اعتبار سے غیر شرعی نظریات کی ترویج اور حوصلہ افزائی کا پہلو بھی موجود ہے، جبکہ اسلام ایسی خرافات کو ختم کرنے اور ان کی حوصلہ شکنی کرنے اور مسلمانوں کو ایسی برائی سے روکنے کی ترغیب دیتا ہے، جیسا کہ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا ﴿یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓىٕكَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: یہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہ لوگ (اللہ کے) خاص بندوں میں سے ہیں۔“(3)

برائی سے نہ روکنے والے کی مذمت کے متعلق اللہ کریم نے فرمایا:﴿كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُؕ-لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان:”وہ ایک دوسرے کو کسی برے کام سے منع

1...(سنن ابی داؤد، جلد4، کتاب الادب، صفحہ301، مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

2... (مبسوط للسرخسی، جلد24، صفحہ37، مطبوعہ دارالمعرفۃ، بیروت)

3...(پارہ04، سورۃ آل عمران، آیت:114)

نہ کرتے تھے، جو وہ کیا کرتے تھے۔ بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے تھے۔[1]

برائی سے روکنا واجب ہے، جیسا کہ اس آیت کے تحت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”آیت سے ثابت ہوا کہ نہی منکَر یعنی بُرائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور بدی کو منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔[2]

برائی کو روکنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من رأى منكم منكرا فليغيره بيده.فإن لم يستطع فبلسانه. ومن لم يستطع فبقلبه. وذلك أضعف الإيمان ”ترجمہ: جو تم میں سے کوئی بُرائی دیکھے تو اُسے اپنے ہاتھ سے تبدیل کر دے اور اگر وہ اِس کی قوّت و استطاعت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے روکے، پھر اگر وہ اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان کا درجہ ہے۔[3]

اس تہوار کے موقع پر تحائف کا لین دین کفار سے دوستی کرنے اوران سے محبت و مودت والا رویہ اختیار کرنے کا سبب ہے اوران سے دوستی کرنے سے منع کیا گیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ کہ تمہیں ان سے کوئی ڈر ہو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے

1...(پارہ06، سورۃ المائدۃ، آیت:79)

2...(تفسیر خزائن العرفان، صفحہ232، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

3...(الصحیح المسلم، جلد1، صفحہ69، مطبوعہ دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔"[1]

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: "کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے، انہیں رازدار بنانا، ان سے قلبی تعلق رکھنا ناجائز ہے۔ البتہ اگر جان یا مال کا خوف ہو، تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔ یہاں صرف ظاہری میل برتاؤ کی اجازت دی گئی ہے، یہ نہیں کہ ایمان چھپانے اور جھوٹ بولنے کو اپنا ایمان اور عقیدہ بنا لیا جائے، بلکہ باطل کے مقابلے میں ڈٹ جانا اور اپنی جان تک کی پرواہ نہ کرنا افضل و بہتر ہوتا ہے، جیسے سیدنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جان دے دی، لیکن حق کو نہ چھپایا۔ آیت میں کفار کو دوست بنانے سے منع کیا گیا ہے، اسی سے اس بات کا حکم بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں سے اتحاد کرنا کس قدر برا ہے۔"[2]

ایسے موقع پر تحائف کا لین دین عمومی طور پر مداہنت کا سبب بنتا ہے اور قرآن و حدیث میں مداہنت کی مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ مداہنت کے بارے میں قرآن کریم میں ہے: ﴿فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ(8) وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "انہوں نے تو یہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں۔"[3]

اس آیت مبارکہ کے تحت مداہنت کی تعریف کے متعلق تفسیر صراط الجنان میں ہے: "مُداہَنَت یہ ہے کہ اپنی دنیا کی خاطر دین کے احکام میں خلافِ شرع نرمی برتنا، جیسے لالچ کی وجہ سے یا کسی کے مرتبے کی رعایت کرتے ہوئے اسے برائی سے منع نہ کرنا یا منع کرنے پر قدرت نہ

1...(پارہ3، سورہ ال عمران، آیت 28)

2...(تفسیر صراط الجنان، جلد1، صفحہ 457، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

3...(پارہ29، سورۃ القلم، آیت: 09)

ہونے کی صورت میں اس کی برائی کو دل میں برا نہ جاننا۔“[1]

مداہنت اختیار کرنے والوں کے متعلق بخاری شریف میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مثل المدهن في حدود الله والواقع فيها، مثل قوم استهموا سفينة، فصار بعضهم في أسفلها وصار بعضهم في أعلاها، فكان الذي في أسفلها يمرون بالماء على الذين في أعلاها، فتأذوا به، فأخذ فأسا، فجعل ينقر أسفل السفينة، فأتوه فقالوا: مالک، قال: تأذيتم بي ولا بد لي من الماء، فإن أخذوا على يديه أنجوه ونجوا أنفسهم، وإن تركوه أهلكوه وأهلكوا أنفسهم“ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی حدود میں نرمی برتنے والے اوران میں مبتلاء ہونے والے کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قرعہ اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں اوپر والا، نیچے والوں کو پانی کے لئے اوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، اوپر والوں (کو نیچے والوں کے پانی لے کر گزرنے کی وجہ سے اَذِیَّت پہنچی اور انہوں) نے اسے زحمت شمار کیا تو نیچے والوں (میں سے ایک شخص) نے کلہاڑہ لیا اور کشتی کے نچلے حصے میں سوراخ کرنے لگا، اوپر والے اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارا نہیں (اس لئے میں کشتی میں سوراخ کر رہا ہوں تاکہ مجھے پانی حاصل ہو جائے اور تمہاری تکلیف دور ہو جائے) پس اگر انہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا، تو اسے (ڈوبنے سے) بچالیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اسے چھوڑ دیا (اور سوراخ کرنے سے منع نہیں کیا) تو اسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو ہلاک کر بیٹھیں گے۔[2]

1...(تفسیر صراط الجنان، جلد10، صفحہ282، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

2...(صحیح البخاری، جلد3، صفحہ181، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

مداہنت کے حکم شرعی کے متعلق "البريقة المحمودية شرح الطريقة المحمدية" میں ہے: "المداراة الرفق بالجاهل في التعليم وبالفاسق في النهي عن فعله وترك الأغلاظ عليه والمداهنة معاشرة الفاسق وإظهار الرضا بما هو فيه الأولى مندوبة والثانية محرمة"

ترجمہ: مدارات اُس اَخلاقی نرمی اور خوشگوار رویے کا نام ہے کہ جو جاہل کو تعلیم دینے اور فاسق کو اُس کے فسقِ عملی سے روکنے کے لیے اختیار کیا جائے، نیز فاسق کے ساتھ سخت رویے کو چھوڑ دینا بھی مدارات ہے، جبکہ "**مداہنت" یہ ہے کہ فاسق سے میل جول رکھنا نیز اُس کے اعمالِ فسقیہ پر اظہارِ رضامندی کرنا۔ پہلی چیز یعنی مدارات تو مستحب ہے، جبکہ مداہنت حرام ہے۔**[1]

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الفیضان عرفان احمد مدنی

08 شعبان المعظم 1446ھ/07 فروری 2025ء

1...(البریقۃ المحمودیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، جلد 03، صفحہ 128، مطبعۃ الحلبی)

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلامِ الٰہی عزوجل	مكتبة المدينه
2	التفسیر المظھری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	مطبوعہ کوئٹہ
3	تفسیرِ درِمنثور	عبد الرحمٰن بن ابو بکر جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر، بیروت
4	تفسیر النسفی	عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکلم الطیب، بیروت
5	تفسیراتِ احمدیہ	علامہ ملّا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ	مطبوعہ کوئٹہ
6	تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
7	تفسیرِصراط الجنان	مفتی محمد قاسم عطاری مد ظلہ العالی	مكتبة المدينه
8	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	دار طوق النجاۃ، بیروت
9	صحیح المسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ	مطبوعہ کراچی
10	سنن ابی داؤد	امام ابو داود سجستانی رحمۃ اللہ علیہ	المکتبۃ العصریہ، بیروت
11	سنن کبری للبیھقی	امام احمد بن حسین بن علی بن موسی البیہقی رحمۃ اللہ علیہ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
12	مصنف عبدالرزاق	امام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ	دار التأصیل
13	کنز العمال	علاؤ الدین علی بن حسام الدین المتقی الہندی رحمۃ اللہ علیہ	مؤسسة الرسالة
14	فیض القدیر شرح جامع الصغیر	تاج العارفین علامہ عبد الرؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ	المكتبة التجارية الكبرى، مصر

15	مبسوط للسرخسی	شمس الائمہ، امام سَرَخْسِی رحمۃ اللہ علیہ	دار المعرفۃ، بیروت
16	البنایۃ شرح ھدایۃ	امام بدر الدین محمود بن احمد بن موسی العینی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت
17	البریقۃ المحمودیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ	امام عبد الغنی بن اسماعیل النابلسی رحمۃ اللہ علیہ	مطبعۃ الحلبی
18	کتاب الزھد	امام عبد اللہ بن مبارک مَرْوَزی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
19	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	رضا فاؤنڈیشن، لاھور
20	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
21	Encyclopedia of American Folklore	Linda Degh	ABC-CLIO
22	The Halloween Encyclopedia	Lisa Morton	McFarland Company .Inc
23	Halloween		Llewellyn Publications , USA

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

"حدیث پاک"

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ، وَمَنْ رَضِيَ عَمَلَ قَوْمٍ كَانَ شَرِيكًا فِيْ عَمَلِهٖ" ترجمہ: جو کسی قوم کے وُجود میں اضافہ کرے، وہ اسی میں سے ہے اور جو کسی قوم کے عمل سے راضی ہو، تو وہ بھی اس عمل میں شریک ہے۔

(کنزالعمال، جلد9، صفحہ22، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net